صد سالہ جوبلی کا جشن منانے کیلئے بہت زیادہ محنت توجہ اور انہماک کی ضرورت ہے

ہر ملک میں یہ عزم لے کر آگے بڑھیں کہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اسلام کے احیاءِ نو کا پودا راسخ کر دینا ہے

کتنا عظیم الشان جشن ہوگا اس جماعت کا جس کے گھر عائلی زندگی میں سنت پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جنت نشان بن چکے ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۶ فروری بمقام مسجد فضل لندن۔ مرتبہ نصیر احمد قمر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ فروری ۱۹۸۷ء میں تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد احباب جماعت کو صد سالہ جوبلی کے قریب تر آنے پر ان کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ صد سالہ جشن کی تیاری کے لئے بہت زیادہ محنت توجہ اور انہماک کی ضرورت ہے۔ حضور نے بتایا کہ اس غرض سے مرکزی کمیٹیوں کے علاوہ ملکی اور علاقائی سطح پر کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں اور ساری دنیا کی رہنمائی کے لئے بنیادی منصوبہ دیا جا چکا ہے اس کی روشنی میں ہر ملک اپنے مقامی حالات اور وسائل کے لحاظ سے منصوبہ تیار کر کے علاقائی کمیٹیوں کو بھجوائے اور علاقائی کمیٹیاں اس پر نظر ثانی کرنے کے بعد مرکزی کمیٹیوں کو بھجوائیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس جشن کے لئے تمام دنیا میں نئی عمارتوں کی ضرورت کے پیش نظر نقشوں کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا ہے ایک عمومی نقشہ سب کو بھیج دیا جائے گا۔ ہر ملک مقامی طور پر اپنے وسائل اور توفیق کے مطابق عمارت تعمیر کرے اور ان عمارتوں کی تعمیر میں وقار عمل کا بہت بڑا دخل ہونا چاہیئے۔

حضور نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ وہ اپنی خدمات اپنے امیر کے سپرد کر دیں اور اپنے مکمل کوائف بھیج کر انہیں بتائیں کہ وہ کس رنگ میں اپنی کن صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لا سکتے ہیں اور کس قسم کا کتنا وقت دے سکتے ہیں۔ اس طرح ان صلاحیتوں کی بنا پر کمیٹیاں حقیقی منصوبہ بنا سکیں گی۔ حضور نے تبلیغ اور دعوت الی اللہ کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں دو پیسے چندہ دینے والوں کو خدا تعالیٰ نے قبول فرمایا اور عملاً یہی وہ دو پیسے ہیں جو حضرت مسیح موعود کو اخلاص اور محبت سے پیش کئے گئے جو برکت پا رہے ہیں اور آج ہمارے ہاتھوں سے جب وہ نکلتے ہیں تو ہزاروں لاکھوں، بعض دفعہ کروڑوں بن کر نکلتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل نے پیمانے مختلف کر دیئے ہیں لیکن سرچشمہ وہی ہے۔ وہی خلوص اور تقویٰ کا سرچشمہ جو حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں اور محنتوں کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ پس اسی نہج پر ہمیں اب تبلیغ میں چندوں کا رنگ پیدا کر دینا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض دفعہ بعض ملکوں سے ہزاروں کی بیعتوں کی اطلاع تو آتی رہی ہے لیکن آج تک لاکھوں کی بیعتوں کی خوشخبری نہیں ملی۔ تو دعا یہ کریں اور کوشش کریں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے ہم معیار کے پیمانے بدل دیں۔ اور ملک اپنے ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں جانچے جانے لگیں اور کثرت سے ایسے ملک پیدا ہوں اور نئے شامل ہوں جہاں سے لاکھوں کی بیعتوں کی اطلاعیں ملنے لگیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہزاروں کو لاکھوں میں بدلنا ہے تو آپ کو یہ احساس ہونا چاہیئے کہ اس کے لئے کتنی زیادہ محنت توجہ اور افرادی اور انفرادی و اجتماعی قوت اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ کام آپ کے بس میں نہیں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی توفیق حاصل نہ ہو۔ دعاؤں کے بغیر

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

اس قسم کے انقلاب پیدا نہیں ہوا کرتے۔ اس لئے غیر معمولی دعا مانگیں اور یہ ارادہ کر اٹھیں کہ یہ ہم نے کر کے دکھانا ہے۔ حضور نے دعا کے مضمون پر خصوصیت سے زور دیا اور اس کے ثمرات کا ذکر فرمایا۔

حضور نے سو ممالک میں تبلیغی منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ جن ممالک کے سپرد نئے ممالک تھے ان میں سے بعض نے بڑی محنت کی ہے اور خدا تعالےٰ نے انہیں قبول فرماتے ہوئے ثمر بھی دیا جو آگے بیج میں تبدیل ہو گیا اور نئے ممالک احمدیت میں شامل ہوئے۔ لیکن بعض ممالک میں ابھی تک غفلت ہے یا کام کا سلیقہ نہیں ہے۔ اس لئے غفلتوں کو دور کریں۔ اگر منصوبوں میں کمزوریاں تھیں تو ان کو ٹھیک کریں۔ دعاؤں میں کمی تھی تو دعائیں کریں۔ اپنے گردوپیش کا جائزہ لے کر از سر نو بلند عزم کے ساتھ کام شروع کر دیں۔

حضور نے جنوبی امریکہ کے ممالک میں تبلیغ کی طرف خاص طور پر توجہ دینے کی تاکید فرمائی۔ حضور نے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ نئے سال میں اللہ تعالےٰ نے برازیل میں مقامی پھل عطا فرمایا اور ایک "تعلیم یافتہ" خاتون اور بعض نوجوان احمدیت میں داخل ہوئے۔ اگر دعا اور خلوص اور ہمت سے کوشش کریں تو بعید نہیں کہ اس خطہ کے ہر ملک میں مقامی طور پر پودا لگا دیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے تحریک جدید کو خصوصی توجہ دینے کی ہدایت فرمائی۔ اور فرمایا کہ جنوبی امریکہ کے ہر ملک میں یہ عزم لے کر آگے بڑھیں کہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اسلام کے احیاء نو کا پودا راسخ کر دینا ہے اور کوشش کرنی ہے کہ مضبوط جماعت مقامی دوستوں کی پیدا ہو جائے۔ حضور نے اس جشن کے صد سالہ جشن کے سلسلہ میں انفرادی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اس موقع پر خاص طور پر دعا کریں کہ اے خدا نئی صدی میں داخل نہ ہوں جب میری کمزوریاں مجھ سے چھڑ نہ چکی ہوں اور بعض نئی خوبیاں مجھ میں پیدا نہ ہو چکی ہوں۔ یہ عزم اور یہ قریب آتی ہوئی منزل آپ کی بہت مدد کرے گی۔ دعاؤں کے ساتھ انفرادی کمزوریاں بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے گھر اور اپنے ماحول کی کمزوریاں بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے ماحول میں خوبیاں پیدا کریں۔ گھروں کو سجانے اور خوشگوار بنانے میں دعاؤں کو استعمال کریں۔ دعاؤں سے خلوص نیت پیدا ہوتا ہے۔ حضور نے ازدواجی اور عائلی زندگیوں کو بہتر بنانے اور باہمی لین دین کو سنوارنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ گندا مال ہر چیز کو گندا کر دیتا ہے۔ اس لئے اپنے اموال میں برکت پیدا کرنے کے لئے نئے راستے نکالیں۔ اس سے جشن منانے میں بڑی مدد ملے گی۔ کتنا عظیم الشان جشن ہوگا اس جماعت کا جس کے گھر عائلی زندگی میں سنت پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جنت نشان بن چکے ہوں۔ جن کے لین دین کے معاملات ایک دوسرے کے پیسے غصب کرنے کے میں نہیں بلکہ ایک دوسرے کے لئے ایثار کی بنیادوں پر قائم ہوں اور جن کے گھر دعاؤں اور درود و سلام کی آواز سے اور خدا کی راہ میں گریہ و زاری اور عبادتوں کے نتیجہ میں ایک ایسی موسیقی پیدا کر رہے ہوں کہ جس کی مثال دنیا کی کوئی تہذیب پیش نہیں کر سکتی فرمایا۔ وہ موسیقی جو فطرت کے تاروں میں روحانی ارتعاش پیدا کرتی ہے۔ وہ موسیقی جو آپ کو ملاء اعلیٰ کے طیبہ کے گانے سکھاتی ہے وہ موسیقی سیکھیں اور اس موسیقی سے اپنے گھروں کے ماحول کو مترنم کر دیں اس طرح یہ نغمے گاتے ہوئے اور یہ ساز بجاتے ہوئے نئی صدی میں داخل ہوں کہ عرش پر بھی آپ کی موسیقی کی صدائیں ایک خاص دھن کے ساتھ سنی جانے لگیں۔ اور ایک خاص پیار اور محبت کے ساتھ اس طرح فرشتے آپ کی موسیقی کی نقل اتاریں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے نغمے وہ ہیں جن کو آسمان پر فرشتے بھی گاتے ہیں۔ پس آپ فرشتوں کو موسیقی سکھانے والے فنکار بن جائیں اور اگلی صدی میں اس طرح داخل ہوں کہ ساری دنیا کو نئے انداز موسیقی کے سکھانے والی صف اول صرف جماعت احمدیہ ہو اور اول اور آخر جماعت احمدیہ ہو۔

ہمارا عقیدہ

"ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اِس راہ پر قربان ہے
دے چکے دِل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فِدا"

---

۲۳ مارچ
جماعتِ احمدیہ کا یومِ تاسیس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نے ۱۹۸۶ء کے دوران اپنے خطبات میں فرمایا:-

۳ جنوری :- اللہ کے رستے میں جلدی قدم اٹھاؤ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اگر پہلا قدم اٹھا کر بھی مرگئے تو کامیاب رہوگے۔

۱۰ جنوری :- میں خوشخبری دیتا ہوں کہ خدا کی قدرت کبھی آپ سے اپنا پیوند نہیں توڑے گی آپ اپنے قادر خدا سے تعلق جوڑیں۔

۱۷ جنوری :- دعا کریں اللہ تعالیٰ جماعتی اور انفرادی طور پر ہمارے لئے ذوالاقتدار خدا کے طور پر ظاہر ہو۔

۲۴ جنوری :- ترقی کرنی ہے تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر اپنی نظریں مرکوز رکھیں۔

۳۱ جنوری :- سنتِ نبویؐ کی پیروی اور اخلاقِ حسنہ کے نتیجہ میں معاشرتی برائیاں ختم ہوسکتی ہیں۔

۷ فروری :- جماعت احمدیہ کو دنیا کی سب سے بااخلاق جماعت ہونا چاہیئے۔

۱۴ فروری :- عائلی اور معاشرتی برائیوں کا سبب قول سدید اور صلہ رحمی سے احتراز ہے۔

۲۱ فروری :- اُٹھو نمازیں پڑھو کہ یہی تمہارے ہتھیار ہیں۔

۲۸ فروری :- اپنے معاملات خدا سے درست کرو۔ تمہارے دوسرے معاملات خود بخود درست ہونے لگیں گے۔

۷ مارچ :- جماعت احمدیہ پاکستان اور پاکستان کے لئے خصوصی دعاؤں کی ضرورت۔

۱۴ مارچ :- ہم بطور جماعت کے زندہ ہیں اور ہمارے سب دکھ اجتماعی حیثیت رکھتے ہیں۔

۲۱ مارچ :- اگر تم خدا کا تقویٰ اختیار کروگے تو وہ تمہیں امتیازی نشان عطا فرمائے گا۔

۲۸ مارچ :- اپنے نفس کو غیر اللہ سے پاک کرکے مال خدا کے حضور پیش کریں۔

۴ اپریل :- اپنے تقویٰ کی بصیرت کو تیز کریں اور اس کو اپنا نگران بنائیں۔

۱۱ اپریل :- اے احمدیو! تمہیں مبارک ہو کہ اس دورِ ابتلاء نے تم پر دعا کے دروازے کھول دیئے۔

۱۸ اپریل :- اپنے قدمِ صدق کو درست کرو اس کے بغیر تمہاری راہیں صحیح متعین نہیں ہوسکتیں۔

۲۵ اپریل :- خدا تعالیٰ کا یہ اٹل قانون ہے کہ وہ اپنے وعدہ کو کبھی نہیں ٹالتا اور نہ آئندہ ٹالے گا۔

۲ مئی :- حسد بہت ہی خطرناک زہر ہے اس سے اپنی سوسائٹی کو بچانے کی ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیئے

۹ مئی :- روحانی تبدیلیوں کے لئے رمضان سے بہتر کوئی موسم نہیں۔

۱۶ مئی :- جانی قربانیاں ہمارے قربانی کے جذبہ کو ہمیشہ ابھارنے کا موجب بنتی چلی جائیں گی۔

۲۳ مئی :۔ خدا اور اس کے دین کی مدد و نصرت کے لئے عبادت سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔

۳۰ مئی :۔ روزہ عبادت کی معراج ہے جس میں تمام عبادات سمٹ جاتی ہیں۔

۶ جون :۔ اگر انسان دلی ندامت کے ساتھ حاضر ہو اور آئندہ وفاداری کا عہد کرے تو خدا تعالیٰ اسے بخش سکتا ہے۔

۱۳ جون :۔ اللہ رب العالمین ہمارا خدا ہے اور وہی ہمارا خدا رہے گا۔

۲۰ جون :۔ احمدی خواتین قربانی کے میدان میں ہرگز احمدی مردوں سے پیچھے نہیں۔

۲۷ جون :۔ جلسہ سالانہ یو کے پر آنے والے محض اللہ اور اس کے ذکر کو بلند کرنے کی خاطر آرہے ہیں۔

۴ جولائی :۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی جماعتوں کو مشکلات کے باوجود غیر معمولی قربانی کی توفیق بخشی ہے۔

۱۱ جولائی :۔ ہمارا مولیٰ اللہ ہے جس نے کبھی بھی اپنے غلاموں کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

۱۸ جولائی :۔ مامورین کے لئے سچی محبت اور حقیقی غیرت پیدا کریں۔

۲۵ جولائی :۔ جماعت احمدیہ قبولیت دعا کے تازہ اور زندہ نشانات دیکھ رہی ہے۔

یکم اگست :۔ جو خدا کے دین کی حفاظت میں مستعد رہتے ہیں خدا خود ان کی حفاظت کرتا ہے۔

۸ اگست :۔ آپ وہ بادل ہیں جو مُردہ زمینوں کو زندہ کرنے کے لئے آج خدا کی پاک ہواؤں نے چلائے ہیں۔

۱۵ اگست :۔ اپنے صبر کو ایک فعال قوت میں تبدیل کر کے خدا سے مدد مانگتے رہو۔

۲۲ اگست :۔ جب تک شُدھی کی تحریک بھارت میں چلتی رہے گی اس کے خلاف جہاد کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں رہے گا۔

۲۹ اگست :۔ جماعت احمدیہ ساری دُنیا میں پھیلنے اور بڑھتے چلے جانے کے لئے قائم ہوئی ہے۔

۵ ستمبر :۔ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس کی جڑیں بہت مضبوط اور مستحکم ہیں۔

۱۲ ستمبر :۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا دامن پکڑ کر ان اخلاق پر قائم رہیں۔

۱۹ ستمبر :۔ امریکہ و کینیڈا میں آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔

۲۶ ستمبر :۔ احمدی خواتین پر مغربی تہذیب کا مقابلہ کرنے کی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

۳ اکتوبر :۔ خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت اور دوستی کا تعلق قائم کریں۔

۱۰ اکتوبر :۔ کینیڈا میں جماعت احمدیہ کی ترقی کے نئے دروازے کھل چکے ہیں۔

۱۷ اکتوبر :۔ دینی اقدار کا قیام اور تعلق باللہ کا حصول ہی حقیقی غلبہ ہے۔

۲۴ اکتوبر :۔ امن کی جنت پہلے اپنے ماحول اور اپنی عائلی زندگی میں پیدا کریں پھر دُنیا میں امن قائم کریں۔

۳۱ اکتوبر :۔ تحریک جدید کے ۵۳ ویں سال کا آغاز کا اعلان۔

۷ نومبر :۔ جماعت احمدیہ حقیقی توحید پرست جماعت ہے اسے خود اپنے اندر وحدت کا منظر پیش کرنا چاہئے۔

باقی برصفحہ ۶

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمہ وحدہٗ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل اور بے مصرف مسلمان نہ ہوں۔ اور نہ نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ اور نا اتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں۔ اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں۔ اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کیلئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کیلئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں۔ اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان ناپاک نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ان کیلئے وہ روح القدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیتِ خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور روح خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔"

(ازالۂ اوہام ص۵۶۰)

ملتِ احمد کی مالک نے جو ڈالی تھی بِنا
آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزانِ دیار

گلشنِ احمد بنا ہے مسکنِ بادِ صبا
جس کی تحریکوں سے سُنتا ہے بشر گفتارِ یار

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتے میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ)

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم دنیا کے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو ..... تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ ہو۔"

(اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء)

"اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔" (فتح اسلام صفحہ ۲۴)

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔" (الوصیت)

پہلی بیعت

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء

"آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲ جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ استغفر اللہ ربی۔ استغفر اللہ ربی۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔" (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲۷)

بقیہ صفحہ ۱

۱۴ر نومبر:۔ اس زمانے میں سب سے زیادہ نقصان انسان کو حسد نے پہنچایا ہے۔

۲۱ر نومبر:۔ ہر احمدی کو نہی عن المنکر اور امر بالمعروف کے عالمی جہاد میں شامل ہونا چاہئیے۔

۲۸ر نومبر:۔ دنیا کے ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ پاکستان کے خلاف ہر کوشش کو ناکام بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔

۵ر دسمبر:۔ آزادئ ضمیر کی خاطر سب سے عظیم الشان جہاد حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۲ر دسمبر:۔ جماعت احمدیہ کو اسلام کے دفاع سے باز رکھنے کیلئے انتہائی ناپاک سازش۔ خدا کی قسم ہم دونوں جہانوں میں کامیاب رہیں گے

۱۹ر دسمبر:۔ بچوں کی تربیت سے پہلے ماں باپ کی تربیت کا کام ذیلی تنظیمیں سرانجام دیں۔

۲۶ر دسمبر:۔ جماعت احمدیہ ایک مقتدر اور مدبر خدا کے ہاتھ میں ہے اس کی زندگی کا ایک خاص مقصد ہے اور یہ اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے قائم کی گئی ہے۔ نئے سال کے آغاز پر اس امر کا جائزہ لیں کہ ہم نے اپنے مقاصد کی کس حد تک پیروی کی۔

بشکریہ تحریک جدید۔ ربوہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالسِ عرفان میں سے منتخبہ سوالوں کے جواب

غیر از جماعت عورتوں کے بلانے پر قرآن خوانی کی محافل میں شریک ہونے کی ممانعت کیوں ہے؟

فرمایا۔ اگر احمدی خواتین ایسی جگہوں پر جا کر غیر احمدی خواتین کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے میں شامل نہ ہوں گی تو دیکھنے والی عورتیں یہ گمان کریں گی کہ ان لوگوں کو قرآن کریم سے محبت نہیں ہے اور اس کے برعکس اگر کوئی احمدی خاتون اس اعتراض سے بچنے کے لئے ان کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے لگتی ہے تو وہ ایسی رسم میں شامل ہو رہی ہوتی ہے جس کی سند آنحضرت صلعم اور آپؐ کے خلفاءؓ یا صحابہ سے نہیں ملتی بلکہ عرصہ دراز گزرنے کے بعد مولویوں نے اپنی مطلب براری کی خاطر ایجاد کی ہے۔ ایسی محفلوں میں جانے کیلئے آپ لوگ خواہ کتنے بہانے بنائیں مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ایسی محفلوں میں جانیوالی عورتیں یا تو خود ٹھوکر کھاتی ہیں یا پھر دوسروں کیلئے باعثِ ٹھوکر بنتی ہیں کیونکہ اگر آپ صاحب خانہ سے وضاحت بھی کر دیں تو وہیں شامل ہونیوالی باقی خواتین یہ سوچتی ہیں کہ ہمارے مولوی صحیح کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو قرآن کریم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ تو نہیں جان سکیں گی کہ احمدی عورتیں اپنے گھروں میں روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہیں جبکہ وہ صرف ایسی محفلوں میں ہی پڑھتی ہیں ان کو تو صرف یہ ہی نظر آئیگا کہ احمدی خواتین نے قرآن کریم نہیں پڑھا۔ دوسری طرف ہو سکتا ہے کہ شرم کی وجہ سے یا اس خیال سے کہ ہمارا برا اثر نہ پڑے احمدی عورتیں ان کے ساتھ قرآن خوانی میں شامل ہو کر ایسی رسومات کرنیوالی بن جاتی ہیں جنکا کوئی شرعی جواز نہیں۔ اس لئے اگر کسی جگہ پر تمہاری دوستی ہے اور تمہیں لازمی شمولیت کرنی پڑتی ہے تو صاحب خانہ سے یہ کہہ دو کہ ہم تب آئیں گی اگر آپ تمام عورتوں کو پہلے ہی یہ بتا دیں کہ یہ عورت قرآن کریم سے محبت رکھتی ہے اور قرآن کریم پڑھنے والی ہے لیکن اپنے اصول کی وجہ سے یہاں قرآن کریم نہیں پڑھ رہی۔

فرمایا۔ قرآن کریم میں یہ حکم ہے کہ جو تمہیں میسر ہو وہ پڑھو۔ لہٰذا یہ حکم کہیں بھی نہیں کہ سارے مل کر قرآن کریم ختم کرو۔ رسم کے طور پر کوئی چیز اسلام میں داخل کرنا جائز نہیں۔ اسلام وہی ہے جو آنحضرت صلعم اور آپؐ کے خلفاءؓ یا صحابہ سے ثابت ہے۔ اس طریق پر قرآن کریم ختم کرنا ہرگز ثابت نہیں۔ اسلئے جماعت احمدیہ اس کو دین کا حصہ نہیں سمجھتی۔

مہندی پارٹی کی اجازت ہے یا نہیں

فرمایا۔ جہاں تک مہندی پارٹی کا تعلق ہے، مختلف لوگ اس کو مختلف طریقے سے مناتے ہیں اسلئے حتمی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہر طرح کی مہندی پارٹی منع ہے۔ حضور نے بتایا کہ میرے اپنے گھر میں میری بیٹی کی شادی کے موقع پر ہم نے بھی مہندی پارٹی کی جس میں چند بچیوں اور چند عزیزوں کو بلوایا تاکہ وہ لڑکی کو مہندی لگائیں اور کچھ رونق بھی ہو جائے لیکن اس سلسلے میں نہ ہم نے کچھ تکلف کیا اور نہ ہی کسی قسم کے تکلف کی حوصلہ افزائی کی۔ کوئی دعوتی کارڈ نہیں بھجوائے گئے۔ کسی دعوت کا انتظام نہ کیا گیا اور نہ ہی کسی سے تحفے تحائف قبول کیے۔ شادی سے ایک روز قبل چند عزیز و اقارب اکٹھے ہوئے۔ لڑکیوں نے کچھ خوشی کے گیت گائے اور لڑکی کے ہاتھوں میں مہندی لگائی۔ فرمایا ایسی مہندی کو تو میں غلط نہیں سمجھتا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر اپنے گھر میں کیوں ہونے دیتا اور نہ ہی ایسی مہندی سے اب کسی کو منع کر سکتا ہوں۔ ہاں اگر لوگ اس سے بڑھیں گے اور شان و شوکت اور امارت کا مظاہرہ کرنے لگیں گے اور ان کی نقل میں ان کے غریب بھائی بھی اپنی حیثیت سے بڑھ کر اپنے امیر بھائیوں کی نقل کرتے ہوئے مشکلات کا سامنا کرنے لگ جائیں گے تب میں انہیں ایسی پارٹیاں کرنے سے یکسر منع کر دوں گا۔ فرمایا۔ ماضی میں بھی ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ حضرت مصلح موعود ؓ ایک وقت تک مہندی پارٹیوں پر خاموش رہے اور چشم پوشی سے کام لیتے رہے لیکن جونہی لوگوں کے رجحان کا اسلامی سادگی کی حدود سے تجاوز کر جانیکا خطرہ پیدا ہوا تو آپؓ نے ایسی پارٹیوں پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ پس اگر مہندی پارٹی میں سادگی ہو اور اس موقع پر ایسی رسومات نہ کی جائیں جو جماعت احمدیہ کے مسلک کے خلاف ہوں تو پھر ایسی مہندی پارٹی کا کوئی حرج نہیں۔

پردہ کب اور کس طرح شروع ہوا

فرمایا ایک دفعہ میں نے پردہ کے متعلق تحقیقات کرنی شروع کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ زمانہ قدیم سے ہر تہذیب میں کسی نہ کسی شکل میں پردہ موجود تھا ہندو گھرانوں میں بڑے سخت پردے کا رواج تھا گو اب ختم ہوتا جا رہا ہے۔ ہندو عورتیں اپنی چادر کو گھسیٹ کر ایک لمبا سا گھونگھٹ نکالے رکھتی تھیں اور کسی مرد کیلئے ان کا چہرہ دیکھنا ممکن نہ ہوتا تھا۔ اسی طرح دراوڑ قوم میں جو آریوں کی آمد سے قبل ہندوستان کے اصل باشندے تھے ۴ ہزار سال سے پردے کا رواج موجود تھا اور خوش قسمتی سے اب تک موجود ہے۔ ان کی عورتیں اب بھی مسلمان عورتوں سے زیادہ پردہ کرتی ہیں۔ عیسائی عورتیں بھی چہرے پر ہلکا سا نقاب رکھتی تھیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی زمانے میں یہ نقاب موٹا ہوتا ہو اور آہستہ آہستہ پتلا ہوتا گیا۔ فرمایا۔ جب میں نے اس تحقیق کو ذرا آگے بڑھایا تو مجھے تمام دنیا میں پردے کے آثار نظر آئے جس طرح کھنڈرات کو دیکھ کر بڑی بڑی عمارتوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اسی طرح ہر قوم اور ملک میں پردے کے نشانات دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں کبھی زمانے میں پردہ کا رواج موجود تھا۔ میرے خیال میں پردہ کا تعلق مذاہب سے ہے۔ جب کبھی کوئی مذہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے آیا اُس نے لوگوں کو بتایا کہ عورت اور مرد کے درمیان ایک حد فاصل ضرور ہونی چاہیئے۔ مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط سے معاشرتی اور خاندانی نظام کے تباہ ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ ایسی صورتحال جب بھی پیدا ہوئی ہے تو معاشرے کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔ فرمایا کہ پردے کا رواج اتنا پرانا ہے کہ میں اس کے آغاز کا سراغ نہیں لگا سکا لیکن ایک بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ پردے کو عالم گیر حیثیت حاصل ہے۔

بشکریہ النصر لندن

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

امین اللہ خان سالک

وہ منوّر کہکشاں، پہلے کبھی دیکھا نہ تھا
چاند تھا وہ مہ وشاں پہلے کبھی دیکھا نہ تھا

دِل میں وہ دردِ جہاں، پہلے کبھی دیکھا نہ تھا
دِل میں وہ دردِ جواں، پہلے کبھی دیکھا نہ تھا

ہر نظر چُندھیا گئی، ہر دِل منوّر ہو گیا
حُسن کا سیلِ رواں، پہلے کبھی دیکھا نہ تھا

حُسن کا وہ آستاں، پہلے کبھی دیکھا نہ تھا
عِشق کا اک وہ جہاں، پہلے کبھی دیکھا نہ تھا

پھیل جاتا ہو ضیاؤں کا جہاں میں اِک ہجوم
نُور کا اِک وہ جہاں، پہلے کبھی دیکھا نہ تھا

بادشاہوں کو ملیں جس سے فیوضِ بے شمار
مجھ پہ ہو وہ مہرباں پہلے کبھی دیکھا نہ تھا

لعبتِ شب سے بہل جاتا ہے نفسِ بے حجاب
جلوۂ طورِ آسماں پہلے کبھی دیکھا نہ تھا

ناز کی لب کی رہی اِک گوہرِ شبنم مثال
جادوئے آتش بیاں پہلے کبھی دیکھا نہ تھا

ایک استغراق تھا، بُعدِ مسافت کے لئے
منہمک وقتِ اذاں، پہلے کبھی دیکھا نہ تھا

کھیل جاتا تھا دلانِ مشرق و مغرب سے وُہ
رو کشِ صاحب دلاں پہلے کبھی دیکھا نہ تھا

وہ نیکو کارِ محبت، وہ حریمِ پاسباں
نالہ و آہ و فغاں، پہلے کبھی دیکھا نہ تھا

محفلِ زندانِ حق، پھر وہ انداز بیاں
وہ فصیحِ زماں، پہلے کبھی دیکھا نہ تھا